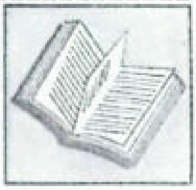

۴

غزل ۴: محسنؔ احسان

اس غزل کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- مباحثوں، مذاکروں اور سیمیناروں میں حصہ لیتے ہوئے کسی موضوع کے حق یا مخالفت میں دلائل اور آداب کے ساتھ اپنا نقطہ نظر پیش کر سکیں۔
- غزل کی شاعری میں مطلع، مطلع ثانی او مقطع کو شناخت کر سکیں اور ان کے استعمال کی اہمیت واضح کر سکیں۔
- ڈیجیٹل لائبریری/لائبریری کی درجہ بندی اور فہرست کی ترتیب کو سمجھتے ہوئے اسکا استعمال کر سکیں۔
- محاورات اور ضرب الامثال کے استعمال سے تخلیقی تحاریر میں معنویت اور معیار کو بڑھا سکیں۔
- مفہوم برقرار رکھتے ہوئے متن میں متبادلات سے واقف ہوتے ہوئے استعمال کر سکیں۔
- مجازی اور اصطلاحی مصدر میں گفت گو کر سکیں۔
- اصناف نظم کے محاسن (علم بدیع) کو شناخت کر سکیں۔

خاص	نشاطِ شامِ وِصال	مہ و سال	سَیرِ سَما	چشم پوشی	اُمیرِ شہرِ جمال
الفاظ	اَسیرِ حِرص وہَوا	قفس	غم شَناس	زُعمِ خُود نگری	مَنصب وجاہ

ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو ڈیجیٹل لائبریری/لائبریری کی درجہ بندی اور فہرست کی ترتیب سمجھاتے ہوئے اس کا استعمال کرنا سکھائیں۔ اس مقصد کے لیے طلبہ کو لائبریری لے کر جائیں تاکہ مختلف الماریوں میں پڑی ہوئی مختلف کتابوں مثلاً: ناول، افسانے، ڈرامے، داستان، سفر نامے کی درجہ بندی اور فہرست کی ترتیب کو سمجھتے ہوئے اس کا استعمال کریں۔

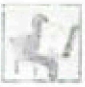

خیبر پختون خوا کے چند قومی سطح کے معروف ادیبوں اور شعرا کے نام بتائیں۔

وہی خواب آنکھوں میں ڈال دے جو نشاطِ شام وصال دے
جو پلک جھپک میں گزر گئے مجھے پھر وہی مہ و سال دے

یہ گداگروں کی ہیں بستیاں یہاں چشم پوشی گناہ ہے
تُو امیرِ شہرِ جمال ہے تو زکوٰۃ حسن و جمال دے

مجھے شوق سیر سما نہیں میں اسیر حرص و ہوا نہیں
میں قفس میں عمر گزار دوں وہ ضمانتِ پر و بال دے

مرا غم شناس کوئی تو ہے، مرے آس پاس کوئی تو ہے
مرے حرف کو جو خلوص دے مرے لفظ کو جو کمال دے

تجھے زعم خود نگری سہی، مجھے فخر قربِ حبیب ہے
میں ہوں عکس عکس میں جلوہ گر مجھے آئینوں سے نکال دے

وہی تیرگی کی روایتیں، وہی ظلمتوں کی حکایتیں
تُو وکیلِ صبح حیات ہے ،کوئی روشنی کی مثال دے

نہ ہے چاہ منصب و جاہ کی، نہ ہوس ہے تخت و کلاہ کی
میں غریب ہوں تو غیور رکھ مجھے صرف رزقِ حلال دے

مری سوچ میں نئے موسموں کی شگفتگی کی شمیم ہو
میں اسیرِ فکرِ قدیم ہوں مجھے تازگیٔ خیال دے

ہے دعائے محسنؔ بے نوا کہ نگارِ شعر کو ہو عطا
وہ چمک جو تابشِ مہر دے وہ مہک جو نافِ غزال دے

(ناگزیر)

محسن احسان (۱۹۳۲ء۔۲۰۱۰ء)

محسن احسان کا اصل نام احسان الٰہی تھا اور وہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۳۲ء کو پشاور میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے انگریزی ادب میں ماسٹرز کیا تھا اور ۳۵ سال تک اسلامیہ کالج، پشاور میں انگریزی کی تدریس سے وابستہ رہے تھے۔

محسن احسان کی نظموں اور غزلوں کے مجموعے "ناتمام"، "ناگزیر"، "ناشنیدہ"، "نارسیدہ" اور "سخن سخن مہتاب" نعتیہ شاعری کا مجموعہ "اجمل و اکمل"، قومی نظموں کا مجموعہ "مٹی کی مہکار" اور بچوں کی شاعری کا مجموعہ "پھول پھول چہرے" کے نام سے اشاعت پذیر ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ انھوں نے خوش حال خان خٹک اور رحمٰن بابا کی شاعری کو بھی اردو کے قالب میں ڈھالا تھا۔ حکومتِ پاکستان نے ان کی خدمات کے اعتراف کے طور پر انھیں ۱۹۹۹ء میں صدارتی تمغا برائے حُسن کارکردگی عطا کیا تھا۔ ۲۳ ستمبر ۲۰۱۰ء کو محسن احسان برطانیہ کے شہر لندن میں وفات پاگئے۔ وہ پشاور میں پشاور یونی ورسٹی کے قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) ہم آواز الفاظ کو کیا کہتے ہیں؟

الف۔ ردیف　　ب۔ محاورہ　　ج۔ ذو معانی الفاظ　　د۔ قافیہ

(ii) قافیہ کے بعد دہرائے جانے والے الفاظ کو کہتے ہیں:

الف۔ ردیف　　ب۔ روزمرہ　　ج۔ تشابہات　　د۔ ہم آواز الفاظ

(iii) ایسی غزل جس میں ردیف استعمال ہو، اُسے کیا کہتے ہیں؟

الف۔ مردّف　　ب۔ غیر مردّف　　ج۔ مسجّع　　د۔ بے وزن

(iv) مطلع، غزل کا کون سا شعر ہوتا ہے؟

الف۔ پہلا　　ب۔ دوسرا　　ج۔ درمیان کا　　د۔ آخری

(v) وہی خواب آنکھوں میں ڈال دے جو نشاطِ شامِ وصال دے　　جو پلک جھپک میں گزر گئے مجھے پھر وہی مہ و سال دے

اس شعر میں قافیہ کون سے الفاظ کو کہیں گے؟

الف۔ آنکھوں، نشاط　　ب۔ ڈال، وصال، سال　　ج۔ خواب، مجھے　　د۔ دے، دے

(vi) عورتوں سے متعلق باتیں کرنا۔۔۔۔ قواعد کی رو سے کس کے معانی ہیں؟

الف۔ قصیدہ　　ب۔ شہر آشوب　　ج۔ غزل　　د۔ مثنوی

۲۔ درج ذیل اشعار پڑھ کر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں:

وہی خواب آنکھوں میں ڈال دے جو نشاطِ شام وصال دے
جو پلک جھپک میں گزر گئے مجھے پھر وہی مہ و سال دے

یہ گداگروں کی ہیں بستیاں یہاں چشم پوشی گناہ ہے
تو امیرِ شہرِ جمال ہے تو زکوٰۃ حسن و جمال دے
مجھے شوق سیر سما نہیں میں اسیر حرص و ہوا نہیں
میں قفس میں عمر گزار دوں وہ ضمانتِ پروبال دے
مرا غم شناس کوئی تو ہے، مرے آس پاس کوئی تو ہے
مرے حرف کو جو خلوص دے مرے لفظ کو جو کمال دے

سوالات:

الف۔ پہلے شعر میں شاعر نے کن خواہشات کا اظہار کیا ہے؟

ب۔ درج بالا اشعار میں قافیہ ردیف کی نشان دہی کریں:

ج۔ دوسرے شعر کا مرکزی خیال لکھیں۔

د۔ تیسرے شعر میں شاعر نے پروبال کی ضمانت کیوں طلب کی ہے؟

ہ۔ چوتھے شعر کے مطابق غم شناس نے شاعر کے لیے کیا کرنا ہے؟

و۔ شاعر کے خیال میں چشم پوشی کہاں گناہ ہے؟ بہ حوالہ شعر ۲

ز۔ دوسرے شعر میں شاعر نے امیرِ شہرِ جمال سے کیا مطالبہ کیا ہے؟

۳۔ درج ذیل موضوعات میں سے کسی ایک پر اپنے کالج میں ایک مذاکرہ، مباحثہ یا سیمی نار منعقد کرائیں اور اس میں حصہ لیتے ہوئے موضوع کے حق یا مخالفت میں دلائل اور آداب کے ساتھ اپنا نقطۂ نظر پیش کر سکیں:

الف۔ جمہوری رویے

ب۔ مسئلہ کشمیر

ج۔ بین المذاہب ہم آہنگی

د۔ قانون کا احترام اور پابندی

مطلع، مطلع ثانی، مقطع

غزل یا قصیدے کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ یا ہم قافیہ ردیف ہوتے ہیں اگر مطلع کے بعد کے شعر میں بھی مطلع جیسا اہتمام ہو تو اُسے مطلع ثانی کہیں گے۔

غزل یا قصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرے مقطع کہلاتا ہے۔ مثلاً: فراق گورکھ پوری کی درج ذیل غزلیات میں مطلع، مطلع ثانی اور مقطع کی مثالیں ملاحظہ کریں:

مثال نمبر ۱: (مطلع)

آج بھی قافلۂ عشق رواں ہے کہ جو تھا
وہی میل اور وہی سنگِ نشاں ہے کہ جو تھا

(مطلع ثانی)

پھر ترا غم وہی رسوائے جہاں ہے کہ جو تھا
پھر فسانہ بہ حدیثِ دگراں ہے کہ جو تھا

(مقطع)

تیرہ بختی نہیں جاتی دلِ سوزاں کی فراقؔ
شمع کے سر پہ وہی آج دھواں ہے کہ جو تھا

مثال نمبر: ۲

(مطلع)

کارگر عشق میں اب تک غمِ پنہاں نہ ہُوا
میں ابھی بے خبر کُلفتِ ہجراں نہ ہُوا

(مطلع ثانی)

مانعِ دشت نَوردی مجھے زنداں نہ ہُوا
در و دیوار سے کچھ ہوش کا ساماں نہ ہُوا

(مقطع)

اہلِ زنداں کا یہ مجمع ہے ثبوت اس کا فراقؔ
کہ بکھر کر بھی یہ شیرازہ پریشاں نہ ہُوا

۴۔اس غزل کے مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں اور دو تین جملوں میں ان کے استعمال کی اہمیت واضح کریں۔

۵۔مجازی اور اصطلاحی محضر کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل تراکیب کو استعمال میں لا کر طلبہ آپس میں گفتگو کریں:

آسمان سے باتیں کرنا، ہاتھ دکھانا، سبز باغ دکھانا، گریۂ یعقوب، قبر دارا، اینٹ سے اینٹ بجانا، آنکھیں دکھانا، قارون کا خزانہ

۶۔درج ذیل شعر کی نثر بنایئے اور اس کا مفہوم برقرار رکھتے ہوئے متبادلات سے واقف ہوتے ہوئے استعمال کریں:

آگے اس متکبر کے ہم ،خدا خدا کیا کرتے ہیں
کب موجود خدا کو، وہ مغرور خود آرا جانے ہے۔

اصنافِ نظم کے محاسن کا تصور اور شناخت (علمِ بدیع: تعارف اور اقسام)

i۔صنعتِ تلمیح: تلمیح کے لغوی معانی ہیں اشارہ کرنا، کلام میں قرآنی آیت، حدیثِ مبارکہ یا کسی تاریخی، مذہبی واقعے کی طرف اشارہ کرنا تلمیح کہلاتا ہے۔

چشمِ اقوام ، یہ نظارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ ورفعنا لک ذکرک دیکھے

ii۔ صنعتِ تکرار: کلام میں لفظ یا الفاظ کو تکرار کے ساتھ استعمال کرنا یعنی اشعار میں ایک لفظ یا الفاظ کو بار بار استعمال کرنا صنعتِ تکرار کہلاتا ہے۔ مثلاً:

پتھّر کو گوہر کَہ کَہ کر
بد کو بہتر کَہ کَہ کر
ہم نے ماحول بگاڑا ہے
رہ زن کو رہ بر کَہ کَہ کر

شاعر نے ان اشعار میں لفظ "کَہ" کو تکرار کے ساتھ استعمال کر کے ایک حُسن پیدا کیا ہے جسے صنعتِ تکرار کہیں گے۔ اسی طرح

آدمی آدمی سے ملتا ہے
دل مگر کم کسی سے ملتا ہے

iii۔ صنعتِ مراعات النظیر: کلام میں ایسے متعدد الفاظ لے کر آنا جن کی آپس میں کوئی نہ کوئی نسبت ہو لیکن وہ باہم متضاد نہ ہوں صنعتِ مراعات النظیر کہلاتا ہے۔ مثلاً:

ہو مرا ریشۂ امید وہ نخلِ سر سبز
جس کی ہر شاخ میں ہو پھول ہر اک پھول میں پھل

اس مثال میں نخل، سرسبز، پھول، شاخ اور پھل ایک ہی نسبت کے الفاظ ہیں۔

iv۔ رعایتِ لفظی: کسی لفظ کو اس طرح استعمال کرنا کہ اس کے دو معانی نکلیں۔ ایک معنی تو موقع محل کے مطابق ہو اور سُننے والے کا ذہن بھی اس طرف جائے لیکن ذرا غور کرنے پر اس سے دوسرے معانی نکلیں۔

لام نستعلیق کا ہے اس بتِ خوش خط کی زلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اس لام کے
اس کے رخسار دیکھ جیتا ہوں
عارضی میری زندگانی ہے

v۔ صنعتِ مبالغہ: "مبالغہ" سے مراد ہے، حد سے بڑھنا، شعری اصطلاح میں مبالغہ اُس صنعت کا نام ہے جس کے سے ذریعے کسی شے یا شخص کی بعید از قیاس (ناقابل یقین حد تک بڑھا چڑھا کر) تعریف یا مذمت کی جائے:

یارو! شبِ فراق میں رویا ہوں اس قدر
تھا چوتھے آسمان پہ پانی کمر کمر

vi۔ صنعتِ حسن تعلیل: کلام میں کسی بات یا چیز کی علت (وجہ یا سبب) بیان کرنا جو در حقیقت علت نہ ہو۔ شاعری میں حسن تعلیل دراصل وہ صفت ہے جس میں شاعر ایسی چیز کو کسی چیز کی وجہ یا سبب فرض کرتا ہے جو دراصل اس کی علت نہیں ہوتی۔ مثلاً:

کون سی ہے وہ مصیبت مجھ پہ جو ٹوٹی نہیں
رات دن گردش میں ہفت آسماں میرے لیے

سجدہ شکر میں ہے شاخ ثمر دار ہر اک
دیکھ کر باغِ جہاں میں کرمِ عزوجل

۷۔ درج ذیل اشعار میں سے رعایتِ لفظی، حسنِ تعلیل، صنعت تلمیح، صنعت تکرار، صنعت مراعات النظیر اور صنعت مبالغہ کی شناخت کریں:

کیا کیا خضر نے سکندر سے
اب کسے رہ نما کرے کوئی

شانے سے بل نکال دیے زُلفِ یار کے
اک مار ہم نے زیر کیا ، مارمار کے

آشنا اپنی حقیقت سے ہو اے دہقاں ذرا
دانہ تُو، کھیتی بھی تُو، باراں بھی تُو، حاصل بھی تُو

یارو! شبِ فراق میں رویا ہوں اس قدر
تھا چوتھے آسمان پہ پانی کمرکمر

اُڑتی تھی خاک، خشک تھا چشمہ،حیات کا
کھولا ہُوا تھا، دھوپ سے ،پانی فرات کا

سُرخی اُڑی تھی پھولوں سے،سبزی گیاہ سے
پانی کنوؤں میں اُترا تھا سائے کی چاہ سے

سرگرمی

- ڈیجیٹل لائبریری کو استعمال کرتے ہوئے منیر نیازی کے تمام شعری مجموعوں کی فہرست مرتب کریں اور ہر شعری مجموعے کے سامنے اس کا سال اشاعت بھی تحریر کریں۔